# تبصرہ کتب

حافظ راشد الحق حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ

نام کتاب : تحدیث نعمت (سوانح عمری)

مصنف : مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ۔

مرتب :- مولانا عتیق الرحمن سنبھلی نعمانی

صفحات : 352

قیمت :- 75/= روپے۔

ناشر۔ الفرقان بک ڈپو ۳۱/۱۱۴ نظیر آباد لکھنو ۱۸

دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ قدس سرہ اور شیخ التفسیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحبؒ کے سانحہ ہائے ارتحال پر دارالعلوم کے پرشکوہ ایوان شریعت (دارالحدیث) میں ان کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور تعزیتی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں حضرت والد صاحب مدظلہ نے ان بڑی دو عبقری مرحومین کی شخصیات اور مقام ومرتبہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ جب جلسہ ختم ہوا تو راقم دفتر اہتمام آیا۔ اتنے میں ڈاکیہ نے ایک رجسٹری پر دستخط کیلئے کہا۔ بندہ نے پارسل کی وصولی کی رسید پر دستخط کئے اور پارسل کھولا۔ تو "تحدیث نعمت" گو "نعمت غیر مترقبہ" ہاتھ آئی۔ یہ حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب کی کتاب زندگی کے چند اوراق پر مشتمل سوانح ہے۔ یہ کتاب ہمیں اس وقت ملی جب حضرت کی کتاب زندگی کے اوراق ختم ہوگئے تھے اور اسکے ساتھ ان کی تصنیفات وتالیفات کی کتاب کا باب بھی بند ہوچکا تھا۔ میں نے فرط شوق سے کتاب کھولی اور بیٹھے بیٹھے کئی صفحات پڑھ لیے۔ جذبات اور کیفیات کا عجیب عالم تھا۔ کہ ادھر صاحب سوانح کی "تحدیث نعمت" اور ادھر آپ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی جلسہ۔ بقول جگر مراد آبادیؔ: عجب تھا آج گلشن میں یہ حسرت خیز نظارہ ادھر بلبل کا دم ٹوٹا ادھر فصل بہار آئی مولانا کی عظیم عبقری شخصیت اور آپکی خود نوشت پر ایک طالبعلم کیونکر تبصرہ کیلئے قلم اٹھا سکتا ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ع اہل صحرا لکھ رہے ہیں خوشبوؤں پر تبصرہ۔

راقم کیلئے تو یہ ازحد خوشی وافتخار اور انبساط کی بات ہوتی کہ حضرت کی زندگی میں ہی اس پر تبصرہ لکھنے کی سعادت حاصل کرتا لیکن

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حضرت کی ہر کتاب ہر علمی کوشش اور ہر قلمی کاوش علمی دنیا کے لئے ایک سند اور ایک اتھارٹی کا درجہ رکھتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب دراصل مولانا مرحوم اپنے ماہنامہ "الفرقان" کے مختلف پرچوں میں "تحدیث نعمت" کے عنوان سے مضامین تحریر فرماتے رہے۔ یہ انہی مضامین کا مجموعہ ہے۔ جو آپ کے فرزند جناب مولانا عتیق الرحمن صاحب سنبھلی مدظلہ نے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے ترتیب دیا ہے۔ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ میں آپ کی ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت، تحصیل علوم، تدریس و تصنیف کے جو مراحل آپ نے طے فرمائے ہیں۔ اس میں ان کا ذکر ہے اور دوسرے حصے میں اپنے اکابر اور معاصرین سے ملاقاتیں اور ان کے ساتھ تعلق و ربط اور ان کی شخصیات کا مختصر خاکہ پیش کیا ہے۔ خصوصاً حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ساتھ ملاقاتوں کا رنگ عجیب دلکش انداز سے پیش کیا ہے۔ خود نوشت، سرگزشتیں اور سوانح عام طور پر انتہائی دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن حضرت کی یہ سوانح جو کہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ پر محیط ہے۔ حرز جان بنانے کے قابل ہے۔

کتاب معنوی دلکشی کے ساتھ ساتھ صوری لحاظ سے بھی انتہائی دیدہ زیب ہے۔ اور مرتب کتاب کے ذوق نفیس اور حسن ترتیب کا بہترین شہکار ہے یہ ایک کتاب گویا ایک مستقل تاریخ ہے جو کہ آئندہ نسلوں کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ اور اس کا ایک ایک ورق چشمک زن آفتاب ہے۔ کتاب کو پڑھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا حضرتؒ ہماری آنکھوں کے سامنے اپنی سرگزشت بیان فرمارہے رہیں۔ اور قاری ماضی کے اس بابرکت دور میں چلاجاتا ہے۔ جب مشاہیر امت علم و فضل کے آسمان پر کہکشاں کی مانند چمک رہے تھے۔ آپ نے ان قدسی صفات ہستیوں کا خاکہ اپنے خامہ معجز رقم سے ایک اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔ حضرت مرحوم خود بھی اسی قافلہ عشاق کے آخری سپہ سالاروں میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے سفر زندگی کے حالات اور "کاروان آخرت" کے شرکاء کے چشم دید واقعات بھرپور اور والہانہ انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ ہم تمام علماء و فضلاء، مدرسین ارباب سلوک اور دیگر اردو دان طبقہ سے یہ پرزور سفارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اور اپنی شخصیت کی تعمیر میں اس سے کماحقہ استفادہ حاصل کریں۔ مولانا مرحوم کی اکثر کتابوں کا انگریزی، فرانسیسی اور دیگر عالمی زبانوں میں ترجمے ہوچکے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کے بھی مختلف زبانوں میں ترجمے ہونگیں۔ اور حسب روایت یہ کتاب بھی آپ کی دیگر تصنیفات و تالیفات کی طرح علمی حلقوں میں خوب پذیرائی حاصل کریگی ......